



سوال

(249) بدعات کی سنگینی میں فرق ہوتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس بدعتی کا کیا حکم ہے جو اپنی بدعت پر باقاعدگی سے عمل کرتا ہے، مثلاً فوت ہونے والے پر دفن سے پہلے اور بعد قرآن پڑھنا، جنازہ میں ان آنے والوں کے کھانے کے لیے بکری ذبح کرنا، توسل قادریہ پڑھنا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ **وَسَخَّلْنَا مُرَادَنَا بِجَاهِ أَحْمَدَ** (اے اللہ! بجاہ احمد ہماری مراد آسان فرما) لمپنے حلقہ میں خوشبو سلگانا، میت کو قبرستان لے جاتے ہوئے رستے میں لالہ الا اللہ پڑھتے جانا اور قبر کے پاس ٹھہر کر میت کو تلقین کرنا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے، یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ گناہ گار مسلمان ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تمام بدعتیں ایک جیسی بری نہیں۔ بعض تو (اتنی بیر ہیں کہ) کفر بن جاتی ہیں بعض گناہ تو ہیں، کفر نہیں۔ چنانچہ دفن سے پہلے یا بعد میت پر قرآن پڑھنا، جنازہ میں شریک ہونے والوں کے کھانے کے لیے بکری وغیرہ ذبح کرنا، میت کو اس میں خوشبو سلگانا، یہ سب بدعتیں ہیں جو لوگوں نے خود بنالی ہیں ج، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعمال قولی، عملی یا تقریری طور پر ثابت نہیں۔ نہ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم یا ائمہ سلف رحمہم اللہ سے ثابت ہیں۔ یہ سب گناہ ہیں۔ جن پر اصرار کرنے سے وہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن کفر نہیں مگر جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ بدعت ہے، پھر اس پر اصرار کرے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابلے میں خود ساختہ شریعت رائج کر کے عوام کو دھوکا دے اور سیدھی راہ سے گمراہ کرنا چاہے تو بہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ایسی شریعت بنانا چاہی ہے جو اللہ کی طرف سے نہیں اور اس نے کسی نفع کے حصول یا نقصان سے بچنے کے لیے یا مصیبت ٹالنے کے لیے فریاد کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی ہے اور کفر بھی۔ وہ اہ جاہلیت جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت دی تھی اور جن میں اسے اپنے سر پر اڑے رہنے والوں سے جنگ کی تھی، ان کا شرک اور کفر بھی اسی قسم کا تھا۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات رلو بیت بیان فرما کر ارشاد فرمایا:

ذَلِكُمْ الَّذِي نَبُذُكُمْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۚ ۱۳ اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعْوَكُمْ وَلَا يُسْمِعُوا سَمْعًا وَلَوْ سَمِعُوا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۚ ۱۴... فاطر

”یہ ہے تمہارا مالک اللہ، بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ (کھجور کی گٹھلی کی) مچھلی کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو گے، وہ تمہارے پکار نہیں سنیں“



گے اور اگر (بفرض محال) سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روانی نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور خبر رکھنے والے (اللہ) کی طرح تجھے اور کوئی (یقینی) خبر نہیں دے سکتا۔“ (الفاطر: ۱۳/۳۵-۱۴)

بسا اوقات ایک بدعت شرک کا قریبی ذریعہ ہوتی ہے جیسے کسی صوفی کا یہ قول وَ سَخِّلْ مُرَادًا بِجَاهِ أَحْمَدَ "احمد کی جاہ کے طفیل ہماری مراد آسان کر دے" یا اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے قبر کا طواف کرنا۔ اگر طواف کرنے والے کی نیت مدفون والی کا قرب حاصل کرنا ہو تو وہ شرک اکبر بن جائے گا۔ اسی طرح اولیاء کی قبروں کی زیارت کے لیے اہتمام سے سفر کر کے جانا بھی شرک کا باعث بن سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 288

محدث فتویٰ